اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۹ | مطبوعہ ۵ - ڈسمبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک - عے ؎ ۲؍

ایضاً دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عے ؎ ۲؍

" ایک شخص کے نام ۷ کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی - ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی -

ایڈیٹوریل

عہد جدید کے پڑھنے والوں پر بخوبی ظاہر ہی کہ رسولوں نے مسیح کے جی اُٹھنے کی شہادت کو اپنی دینی خدمت کا ایک ضروری حصّہ جانا اسی لئے ہم انہیں اُن کے ابتدائی وعظوں میں جیسا کہ اعمال الرُسل میں مرقوم ہیں اِس صداقت عظیم کو ہمیشہ اعلیٰ مرتبہ اور اوّلی مقام دیتے ہوئے پاتے ہیں اور اِس ماجرے کا بیان تمام عہد جدید کی خاص کتابوں میں ایسا صاف اور سادہ ہی کہ نسطو مُتقی فلاسفروں کے آئیون مسیح اور محمد عربی کے مُشتبہ کہنے کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہی - اگر ہم ذرا غور اور تامّل کے ساتھ بیبلی اور قرآنی بیانات کو جو اُنمیں درج ہیں مطالعہ کریں تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ بیبلی مسیح اور قرآنی مسیح میں آسمان اور زمین کا تفاوت ہی بیبل میں عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابوں میں مسیح کا گنہگاروں کے بدلے مارا جانا اور اپنی جان کفارہ میں دیکر اُنہیں گناہ اور سزا سے بچانا ایسا صاف اور اظہر من الشمس ہی کہ اُسمیں ادنیٰ تاویل اور تفسیر کی بھی ضرورت مطلق نہیں معلوم ہوتی اور اسی کفارہ آمیز موت پر گنہگار آدمی کی ابدی زندگی کے حصول کا دار و مدار ہی لیکن محمد عربی نے اِس بھاری اور ضروری مسئلہ معتقدہ انبیائے سلف و اجماع مومنین تا قیام دنیا کو یہہ کہکر بیخ و بن سے مٹا ڈالنے کی کوشش کی کہ " وہ نہ قتل ہوا نہ صلیب دیا گیا مگر اُنکو شبہ پڑ گیا " پھر چالاکی یہہ دیکھئے کہ ایک جگہہ اسکی موت کا انکار ہی اور دوسری جگہہ اقرار ہی جہاں لکھا ہی کہ " اے عیسیٰ میں تجھے ماروُنگا اور اپنی طرف اُٹھالونگا " پس ہم اِن مخالف بیبل اور مخالف مسیح باتوں کی بابت کیا کہیں ہم مسیحیوں کے اعتقاد میں اُسکی موت ایک مقصد اعلیٰ ہی جسکی نسبت پولوس رسول صاف فرماتا ہی کہ " خدا نے اپنی محبت ہمپر یوں ظاہر کی کہ جب ہم گنہگار ٹھہرے تھے مسیح ہمارے واسطے مُوا سو اب کہ اُسکے لہو کے سبب ہم راستباز ٹھہرے تو کتنا زیادہ اُسکے وسیلے قہر سے بچ جائینگے - رومیوں ۵ - ۸ و ۹ ہم پھر یہہ ہی کہتے ہیں کہ مسیح کا مرنا اور جی اُٹھنا ایسی شہادتوں کی محراب کا ڈاٹ ہی اگر یہہ ہٹا دیا جائے تو محراب خود بخود منہدم ہو جائے پر اگر یہہ قایم رہے تو محراب مضبوط و محفوظ اور پُرگناہ و زیر بار دُنیا کا بوجھ اپنے اوپر اُٹھا لینے کے لایق ہی +

مدراس سے چند میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہی جسکو ہمعصر جریدہ روزگار کوہ مقدس لکھتے ہیں کیونکہ اس پہاڑ پر بصرف ہزارہا روپیہ کے قبّہ مبارک تیار کیا گیا ہی جہاں کے روز دوازدہم کی کیفیت جشن پڑھکر خیال آیا کہ افسوس اس روشنی کے زمانہ میں بھی ہمارے بھائی اہل اسلام کسقدر جہل مرکّب کے دام میں گرفتار ہیں اور درحالیکہ وے مسیحیوں کو مشرک اور ہندوؤں کو کافر کہتے خود آجکل اپنے کاموں سے ظاہر کرتے ہیں کہ وے کون ہیں - ہم بطور خلاصہ اس کیفیت عجیبہ سے ناظرین نور افشاں کے لئے اخبار مذکور الصدر سے اقتباس کرتے ہیں - " یہہ جشن زیارت باسعادت جُبہ مبارک محمد صاحب کا باہتمام جناب مرزا محمد اسمعیل خان بہادر کیا گیا - ۱۲ ربیع الاوّل کو شایقین و زایرین ہر ایک دیار و امصار مثل بمبئی و حیدرآباد و بنگلور و میسور وغیرہ سے جوق جوق آنے لگے بعد نماز ظہر قبّہ نور کا دروازہ کشادہ کیا گیا - اور شاہ برہان الدین نے جبہ مبارک کی زیارت

شایقین کو کرائی کیسکی مجال نہ تھی کہ جُبّہ مبارک کو آنکھ بھر کے دیکھے اور دل کانپ نہ اُٹھے اور لرزہ بدن میں نہ پڑجائے لوگ مثل پروانہ شمع بشوق زیارت ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ اور منبر مقدس کے ہر دو جانب مرزا محمد اسمٰعیل خانصاحب اور مرزا محمد داؤد خان صاحب۔ اور مرزا واجد حسین خان صاحب اور مرزا خورشید حسین خان صاحب بسیف بہادر مور چھل لئے ہوئے کھڑے تھے اور شایقین کو زیارت سے مشرّف اور معتقدین کو تبرکات تقسیم کر رہے تھے۔ تمام رات ذکر خیر حضرت رسالت مآب قصیدہ خوانوں نے اس خوش الحانی سے کیا کہ ہر سامع نقش دیوار ہو گیا۔ بعد نماز صبح ختم پڑھا گیا اور شیرینی فاتحہ تقسیم کی گئی"۔ اب منصف مزاج اور غیر متعصب ناظرین اس تمام جشن میں کوئی خدا پرستی کا نشان دیکھتے ہیں تو ہمیں بتائیں یہہ تو محض انسان پرستی بلکہ بُت پرستی ہی اِس قسم کا ایک جُبّہ مبارک چند سال گذرے جیپور میں بھی بڑی دھوم دھام سے آیا تھا شائد یہہ ہی ہو۔ اور مسلمان امیروں سے بہت کچھ نذر و نیاز لیگیا یہہ ہی تو افراط وتفریطاں ہیں جو فن لوگوں کی نوابجاد روپیہ کمانے اور لوگوں کو معتقد بنانے کی تدبیریں ہیں جنکی بطالت پر غور و فکر کرکے مسلمانوں میں سے ایک فرقہ علیحدہ برپا ہو گیا ہو جسکو آجکل غیر مقلّد یا لامذہب یا وہابی کہا جاتا ہی۔ جیسا کہ اہل ہنود کی مذموم بُت پرستی کی حرکتوں کو دیکھکر انہیں سے ایک فرقہ آریہ سماج کے نام سے علیحدہ کھڑا ہو گیا ہی۔ اگرچہ غیر مقلّدین اسلام و آریہ ہندو اپنے اگلے ہم مذہبوں کی بہت سی فاش غلطیوں کے جال سے نکل آئے ہیں تاہم ہنوز دلّی دور ہی۔ ہماری دُعا ہی کہ خداوند ان دونوں فرقوں کو اُن اغلاط در و انگیز سے جو باوجود اسقدر ترقی کرنیکے تا حال اُن میں باقی ہیں نکال کے منزل مقصود تک رہنمائی کرے +

آریہ گزٹ فیروزپور ۱۵ نومبر بڑے تردّد و گھبراہٹ میں مبتلا ہوکر لکھتا ہی کہ "ہمارے آریج بھائیوں میں سے جو صاحب ہفتہ وار اخبار نور افشاں میں بپتسما کی خبریں پڑھتے ہونگے اُنکو بخوبی معلوم ہوگا کہ ہنوز عیسائی ہونیکی تعداد ہمارے ملک میں کم نہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ہندوستان کے شرفا اور دولتمندوں میں اب مشنریوں کی دال بہت کم گلتی ہی مگر بیچارے غریب غربا چوہڑے چمار وغیرہ اُنکا دام تزویر بچھا ہوا ہی وہ ضرور اُنکے دانوں میں پھنس جاتے ہیں۔ کیا یہہ لوگ ہماری قوم کا جزو نہیں ہیں؟ کیا اُنکے عیسائی ہوجانے سے ہماری قوم کا نقصان نہیں ہی؟ کسی دوراندیش خیرخواہ قوم کو اس سے انکار نہ ہوگا کہ یہہ بنی نوع ضرور قوم کے لئے ایک کارآمد اور مفید فرقہ ہی اگر ہم سے علیحدہ ہوکر یہہ فرقہ دوسری قوم میں شامل ہوگیا تو ہمکو بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ علاوہ اسکے اُنکے چلے جانیسے غیر قوم کو تقویت اور ہماری قوم کو کمزوری پہنچتی ہی یہہ بھی یاد رہے کہ وہ ہماری ضروری خدمات کی کارروائیاں جو آج اُنکے ذریعہ سے ہوتی ہیں کل ہمکو خود کرنی پڑینگی۔ اگر اسوقت ہمنے اپنی غفلت سے اُنکی خبر نہ لی تو کل ہمکو خود بھنگی چمار سب کچھ بننا پڑیگا"۔ واہ صاحب خوب جیتے مگر آپکے اس خیال کی بنا جیسا کہ مضمون سے مترشح ہی اِس غریب بنی نوع کی بہتری و ہمدردی پر نہیں بلکہ سراسر خود غرضی و ضروری پر قائم معلوم ہوتی ہی۔ آپ کو معلوم نہیں کہ انجیلی انتظام ابتدا ہی سے یہہ ہی کہ وہ پہلے اُن لوگوں کیطرف جو کمینہ اور حقیر اور نیچ ذات گنے جاتے ہیں زیادہ متوجہ ہوتا ہی کیونکہ اُسکی یہہ خاصیت ہی اور آجکل تجربہ سے بھی ثابت ہو رہا ہی کہ اُسکے فیض و اثر سے وحشی و جنگلی لوگ مہذّب و تربیت یافتہ ہو جاتے۔ ادنیٰ اعلیٰ اور جاہل عالم بن جاتے ہیں۔ اُسمیں داخل ہوکر سب بنی آدم ایک قوم اور برادری اور یکساں حقوق میں حصّہ دار ہوجاتے ہیں۔ ہاں آپکو یہہ فکر دامنگیر ہی کہ اگر یہ لوگ عیسائی ہوگئے تو آپ کی ضروری خدمات کون کریگا سو یہہ آپکا مرض لاعلاج ہی آپ کتنا ہی ہاتھ پاؤں ماریں خدا کے کام کو ہرگز روک نہ سکینگے۔ معلوم نہیں کہ ہندوستان کے شرفا اور دولتمندوں سے آپکی کیا مُراد ہی۔ مسیح شریفوں اور دولتمندوں کو نہیں بلکہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور بچانے کے لئے آیا ہی۔ آپکی قیاسی شرافت اور دولتمندی کو آسمانی بادشاہت میں کوئی کوڑی کو بھی نہ پوچھے گا۔ اب ہم چند آئتیں انجیل کی آپکے غور کرنیکے لئے لکھکر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں "اے بھائیو تم اپنی بلاہٹ پر نگاہ کرو کہ تُم میں دنیا کے بہت سے حکیم اور بہت مقدور والے اور بہت اشراف شامل نہیں ہیں مگر خدا نے دُنیا کے بیوقوفوں کو چُن لیا تاکہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور دنیا کے کمینوں اور حقیروں کو اور اُنکو جو شمار میں نہیں آتے خدا نے چُن لیا تاکہ اُنھیں جو شمار میں ہیں ناچیز کر ڈالے کہ کوئی بشر اُسکے آگے گھمنڈ نہ کرے"۔ پہلا قرنتیوں ۱ باب ۲۶-۲۹

ہم اپنے اُن عنایت فرما مہتمان و ایڈیٹران سے ملتمس ہیں کہ جنکے اخبارات سے ہمارے پرچہ نور افشاں کا عرصہ سے تبادلہ ہوتا ہی کہ اکثر ایسا واقع ہوتا ہی کہ تبادلہ میں اُنکا اخبار بعض اوقات کئی ہفتہ تک نہیں پہنچتا اور کبھی کبھی مہینے بھر کے چار نمبر اکٹھے بھیجدیئے جاتے ہیں جس سے کچھ فائدہ متصور نہیں ہوتا اور ہمارا اخبار جو خدا کے فضل سے بلاناغہ ہر پنجشنبہ کو بروقت نکلتا ہی اُن سبھوں کی خدمت میں ہفتہ وار برابر روانہ ہوتا ہی۔ بیشک بعض اخبارات مثل کوہ نور و اخبار عام سلسلہ وار ہمارے مطبع میں پہنچتے ہیں پر اکثر صاحبان کے ہفتہ وار اخبار مہینے میں ایک دو مرتبہ ناغہ کر دیتے۔ اُمید ہی کہ تبادلہ کی ضرورت پر خیال رکھکے جسطرح ہمارا اخبار بپابندی پہنچتا ہی ویسے ہی اپنا بھی بھیجتے رہینگے +

ناظرین نور افشاں صیغہ منقولات میں تاج الاخبار راولپنڈی ۲۳ نومبر کے ایک ایڈیٹوریل بعنوان "عیسوئیت سے دیسی فریق میں کیکی" کو پڑھینگے جسمیں ایک مسلمان لڑکی کے جہلم میں عیسائی ہو جانے کی خبر سنکر ایڈیٹر نے مسیحیت سے ہندو مسلمانوں کو باز رکھنے کی نسبت اپنی رائے او خیالات کو ظاہر کیا ہی چونکہ مضمون راقم کی بیریا طبیعت کا جہانتک کہ اُسکی واقفیت ہی ایک سچا اظہار ہی جس سے دین عیسوی کی زور آور تاثیر وقوت اور اُسکے انسداد کی فکر میں غیر مسیحی اقوام کی حیرانی وتشویش کا اندازہ ہو سکتا ہی ہمنے بجنسہ اُسکو نقل کیا ہی مگر ساتھ ہی براکٹ میں ہم نے اپنی رائے بھی ہر ایک رائے اور خیال مندرجہ ایڈیٹوریل مذکور کے ساتھ لکھی ہی +

ریویو

نور افشاں نمبر ۴۷ میں بصیغہ مُراسلات نامہ نگار

نیم پہاڑی کا ایک مُراسلہ بعنوان "مسیحی نوجوان" درج ہوا تھا جسمیں کرشچن ینگ مین مسیحی ایشن بٹالہ کے تذکرہ میں اُسکے ایک چیف ممبر کے اُس ترجمہ کا جو عربی سے اُردو زبان میں کیا گیا بیان تھا چنانچہ اب وہ رسالہ موسوم بالقاب مسیح مطبع شعلہ نور بٹالہ سے شایع ہو کر برائے ریویو موصول مطبع نور افشاں ہوا ہی ہمنے اُسکو بنظر سرسری دیکھا فی الحقیقت مترجم نے عہد عتیق اور عہد جدید کی کتب سے خداوند مسیح کے ذاتی وصفاتی القاب اور ناموں کو نہایت عمدگی اور اختصار سے مجتمع کر کے ۴۲ دفعات میں معہ حوالہ کتاب اور باب وآیت قلمبند کیا ہی اور مسیحیوں خصوصًا واعظین انجیل کے لئے بہت کارآمد ہی مگر ۱۱ صفحہ ۱۲ دفعہ ۹ سطر میں مسیح کا لقب محتاج جو عبرانیوں کے خط ۷ باب ۲۷ آیت سے لکھا ہی ہماری سمجھ میں درست نہیں معلوم ہوتا بلکہ اگر "محتاج" کے بجائے "محتاج نہیں" ہوتا تو درست تھا۔ پھر صفحہ اخیر پر جو شکل صلیب بنائی وہ بھی ہمارے خیال میں فضول معلوم ہوتی ہی۔ ہم مسیحی لوگ جیسا کہ بعض ناواقف محمدیوں نے سمجھا ہی صلیب پرست نہیں بلکہ اُس مصلوب نجات دہندہ پر ایمان رکھتے ہیں جو ہمارے لئے صلیب پر مُوا اور اُسکی الوہیت کے پرستار ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ اگر گرجاؤں یا کتابوں وغیرہ پر نشانِ صلیب بنانے سے کیا فائدہ ہوتا ہی۔ یہہ رسالہ سو صفحہ کا بخط عمدہ باہتمام منشی غلام مصطفی صاحب باراوّل مطبوع ہوا ہی۔ قیمت فی کاپی تاحال معلوم نہیں۔ اسکے مترجم ایک لایق طالب علم مین ہائی سکول بٹالہ قاضی خیر اللہ ایک مسیحی نوجوان ہیں ہماری دُعا ہی کہ خداوند اُنکو ایسے عمدہ اور کارآمد ترجموں کے کرنے میں زیادہ ترقی اور برکت بخشے +

مُراسلات

راستی موجب رضائے خدا است
کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست

شکر اُس واحد خدا اور اُسکے بیٹے یسوع المسیح کا ہو کہ جو اپنے بندوں کو جنکا توکل اُسپر ہوتا ہی ہر آفت ناگہانی و دشمنانِ روحانی وجسمانی سے بچا کر پھر اپنے گلہ میں لے آتا ہی سچ ہی ع دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست +

المرام آنکہ واحد ۳۰ ماہ حال کو ایک نوجوان لڑکی مسماۃ روت المعروف غلام بی بی نے کہ جسکی عمر ۱۸ یا ۱۹ سال کی ہی۔ اپنے حقیقی منجھ جہان کو بچا ان گرجا گھر میں بوقت ۹ بجے بر مغیئے خود اور بخوشی تمام آنکر بپتسمہ پایا۔ ہاں سچ ہی کہ جسکا دل روح القدس کی تاثیر غالب سے منور ہو جاوے تو وہ پھر کیونکر پیغمبروں یا رسولوں و گونگے بہرے دیوتاؤں پر کہ جو بے حس اور خود باعث گناہ کے عاجز اور معافی ونجات کے طلبگار ہیں عاقبت کی بھلائی ومعافی کا بھروسہ رکھہ سکتے ہیں۔ خواہ اُنپر کیسا ہی جبر وتعدی ہو اور مشکلات در پیش کیوں نہ آئیں وہ اُن تمام دنیاوی تکالیف ومصائب کو اُس اپنے منجھی جہان کی خاطر ہیچ وناچیز جانتے ہیں جیسا کہ ذیل کے واقعات سے ظاہر ہی۔ مثلًا ۲۴ ماہ حال کو اُسکا بھائی مسمی اللہ دتہ اُسکے عیسائی ہونے کے دن سے اپنی ہمشیرہ کو حکمت عملی سے پھسلانیکے لئے ہر روز صبح وشام متواتر جاتا رہا جب اور کچھہ نہ بن پڑا تو اُسنے ہماری بھولی بھالی مس گیون صاحبہ کو کہ جو غیر اقوام کی پیچیدہ ومکر آمیز چرب زبانی سے واقف نہیں ایسا اپنے دام تزویر میں پھنسایا کہ اپنی ہمشیرہ کو بدیں وعدہ لے ہی آیا کہ تمکو مطلقًا اسبات پر کسی قسم سے مجبور نہ کرینگے۔ کہ تم محمدی ہو۔ پرچونکہ والد بیچارہ قریب المرگ ہی۔ لہذا وہ تمہاری ملاقات کا بہت مشتاق ہی۔ پس والدین کی فرزندوں میں اور فرزندوں کی اُنمیں ایک طبعی وقدرتی اُلفت ومحبت کی کشش ہوا ہی کرتی ہی۔ لہذا وہ لڑکی مس صاحبہ سے اجازت لیکر پادری صاحب کے بنگلہ سے چل نکلی۔ افسوس ہی کہ ہماری بھولی بھالی مس صاحبہ نے اللہ دتا کی باتوں میں پھنسکر اجازت دیدی۔ تو وہ اپنی ہمشیرہ کو اپنے ساتھ بنگلہ سے لیکر چلا گیا۔ اب اے میرے عزیز مسیحی بھائی اور بہنوں اسوقت ذرا غور سے اپنے خداوند کی قدرت عجیب کو بھی ملاحظہ فرمائیے کہ راستہ ہی میں غلام بی بی کے دل میں یہہ خیال پیدا ہو گیا کہ بہتر ہوگا کہ میں مس ہتہ حکم چند وت سے بھی ملتی جاؤں غرضکہ اُسنے اپنے بھائی مسمی اللہ دتا کی منت و سماجت کر کے رضامند کیا کہ مس ہتہ سے ملجائے غرضکہ وہ آنکر ملاقی ہوئی اور اُسکے بھائی نے اپنی ہمشیرہ کو دکھو دیکر کہا کہ میں چھاپہ خانہ کو جاتا ہوں۔ اور تم میرے آنے تک بیوی صاحبہ سے مل لو۔ قدرت ایزدی سے اس اثنا میں اتفاقًا اُس لڑکی کا چھوٹا بھائی کہ جسکی عمر قریبًا ۸ سال کے ہوگی ملنے کے لئے آیا۔ اور غلام بی بی نے خفیہ طور پر اس اپنے چھوٹے بھائی سے دریافت کیا کہ در حقیقت والد کی کیا حالت ہی؟ اُس لڑکے نے جواب دیا کہ بھلا چنگا ہی۔

اپنے تنور کا کام غریب خانہ میں کر رہا ہی۔ یہہ بات سنکر غلام بی بی کے دل میں یہہ خیال آیا کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہی۔ اتنے میں اُسکا بڑا بھائی اپنے والد کو بھی اپنے ہمراہ لیکر ہمارے دروازہ کے باہر آن کھڑا ہوا اور اپنے چھوٹے بھائی کو اندر بھیجا کہ ہمشیرہ کو یہہ کہکر باہر بلا لو کہ والدہ بیمار ہی۔ بہتر ہی کہ جلدی آنکر اُنسے مل لو۔ اسپر غلام بی بی کو اور بھی زیادہ شک دامنگیر ہوگیا اور اپنے چھوٹے بھائی کو جواب دیا کہ والد کو یہاں ہی بلا لو کہ مجھسے آنکر مل جاویں۔ نہیں تو میں تمہاری دھوکہ آمیز باتوں سے اب بخوبی واقف ہو گئی ہوں۔ میں گھر پر کسی صورت نجاؤنگی۔ اسپر اُسکے بڑے بھائی نے کہا کہ باپ دروازہ پر کھڑا ہی باہر آنکر مل لو غلام بی بی نے جواب دیا کہ بہتر ہی اندر آنکر مل لو۔ اُسکے بھائی نے کہا کہ کچھ خانگی بات چیت پوشیدہ طور پر تمہارے ساتھ کرنی ہی۔ غلام بی بی نے جواب دیا کہ یہہ گھر کسی غیر کا تو نہیں ہی۔ بیشک اندر آ جاؤ۔ غرضیکہ اُسکا بڑا بھائی معہ اپنے والد کے آنگن میں دروازہ کے پاس آنکر بیٹھ گیا۔ اور مفصلہ ذیل گفتگو درپیش آئی +

س بھائی۔ ای بہن تمکو عیسائی ہونے کے کتنے سو روپیہ ملے ہیں +

ج غلام بی بی کچھ نہیں کیا میں روپیہ کے لئے عیسائی ہوئی ہوں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ الغرض اتنا اُسکا کہنا ہی تھا کہ والد مجہول نے اپنے بیٹے مسمی اللہ دتا کو اشارہ کیا کہ اب موقع ہی پکڑ لے۔ جونہیں اس لڑکی نے انکی حکمت عملی کو سمجھا اپنے آپ کو بچانیکی خاطر اُٹھ کھڑی ہوئی کہ اتنے میں اُسکے بھائی نے اُسکی کمر میں ہاتھ ڈالکر اور چوٹی پکڑ کر اسطور سے گھسیٹا کہ جسطرح چوہڑے مردہ گدھے کو گھسیٹکر لیجاتے ہیں حالانکہ وہ بیچاری باواز بلند پکارنے لگی کہ خدا کا واسطہ ہی مجھکو چھوڑ دو۔ مجھکو چھوڑ دو۔ میں عیسائی ہو گئی ہوں۔ اور عیسائی ہی رہونگی۔ تمہارا جبر کرنا لاحاصل ہی پر بھلا وے کب چھوڑتے تھے۔ اتنے میں مس محکم چند دت جو اسوقت گھر میں اکیلی بیٹھی تھیں حیران کھڑی رہ گئیں۔ بھلا اب وہ لڑیں تو کیا ایک تو اکیلی دویم عورت کی ذات مرد کے سامنے کیا کر سکتی ہی۔ خیر تو بھی خداوند کا شکر ہو کہ اتنے میں وو لڑکے نومرید عیسائی اس رستہ سے اپنی تعلیم کے لئے ریڈنگ روم میں آ رہے تھے اُنہوں نے راستہ میں غلام بی بی کی افسوسناک رونے پیٹنے اور واویلا کی آواز سُنی اور خداوند مسیح کا ایسی مصیبت کی حالت میں اقرار کرتے دیکھا۔ تو بباعث لبستوں کے لاچار ہو گئے۔ کہ بستوں کو کہاں رکھیں۔ اسی خیال میں تھے۔ کہ اتنے میں مس مہتہ محکم چند نے جو کہ حیران و متفکر دروازہ کی آڑ میں کھڑی تھیں لڑکوں کو آواز دیکر کہا۔ کہ اپنی کتابیں ہمیں دیدو اور تم منشی جی کو اسبات سے فوراً آگاہ کرو۔ غرضکہ اُنہوں نے بندہ کو ریڈنگ روم میں آکر اطلاع دی۔ فوراً ہم سب غلام بی بی کو چھوڑ کر اپنے گھر پر دوڑے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد مس گیبون صاحبہ کو خبر دی کہ غلام بی بی کو اس خوفناک حالت سے نکال کر میں نے اپنے گھر پر رکھا ہی۔ آپ آنکر اپنے ہمراہ لے جاویں۔ پس وہ آنکر لے گئیں افسوس کی بات ہی کہ تھوڑی دیر کے بعد پھر اُسکے بھائی نے ایک محمدی جماعت کثیر کو اپنے ہمراہ لیکر مس گیبون صاحبہ کی کوٹھی پر جہاں وہ لڑکی پناہ گزین تھی سخت تر حملہ کیا۔ کہ جسکو مداخلت بیجا کہا جا سکتا ہی خداوند کا شکر ہو کہ اتنے میں بنگلہ پر ایک عیسائی مسمی مولوی ولی عالم حسن اتفاق سے آگئے جب اُنہوں نے مس صاحبہ کو ایک انبوہ کثیر سے برآمدہ کے اندر گھرا دیکھا۔ تو اُنہوں نے بمشکل ان تمام لوگوں کو برآمدہ سے باہر کیا۔ ورنہ خدا جانے کیا واقعہ ہوتا۔ اس رگڑے جھگڑے میں ہمارے بزرگ پادری صاحب ڈی ایل اسکاٹ بھی آپہنچے۔ آتے ہی لوگوں کو احاطہ سے کسی نہ کسی طرح باہر کیا۔ افسوس کہ شیطان۔ اپنی شیطانی سے باز نہ آیا۔ اور زور لگاتا ہی رہا۔ کہ کب موقعہ ملیگا کہ لڑکیکو اپنے پنجہ میں پکڑ لے۔ چنانچہ اتفاق ایسا ہوا کہ ہمارے بزرگ پادری صاحب ایک گانو کو تشریف لے گئے تھے اُسوقت صرف انکی میم صاحبہ و مس صاحبہ معہ غلام بی بی بنگلہ پر تھیں۔ بموجب مثل کہ چاچا ہو ریں گھر نہیں + سانوں کسیدا ڈر نہیں۔ برخوردار اُسکا بھائی معہ اپنی ہمشیرہ کلان کے دجو میرپور علاقہ مہاراجہ جموں و کشمیر میں بیاہی ہوئی ہی وا اپنی چھوٹی دختر اور والد و دیگر ۵ یا ۶ اشخاص کے پادری صاحب کے بنگلہ پر بوقت ½ ۱۱ یا ۱۲ بجے دن کے حملہ بیجا کرکے برآمدہ میں سے غلام بی بی کو اُٹھا کر چلتے بنے اور غلام بی بی نے شور و غل مچانا شروع کر دیا کہ مس صاحبہ برائے خدا مجھکو ان شیطانوں کے چنگل سے چھوڑا لو۔ مجھکو جبراً لئے جاتے ہیں۔ پر سچ ہی **ع** نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد + خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ غرضکہ مس گیبون صاحبہ کہ جو نہایت ہی نازک مزاج ہیں و نیز ہماری بزرگ میم صاحبہ بھی غلام بی بی کو چھوڑانے دوڑیں۔ پر عورتوں کی مردوں کے روبرو کیا حقیقت ہی تو بھی بیچاریوں نے اُسکی رہائی کے لئے بدرجہ کمال سعی و کوشش کی غلام بی بی کی ہمشیر کلاں نے جناب میم صاحبہ کو دانتوں سے ایسا کاٹا کہ اُنکے دست راست سے خون نکل آیا۔ اور اُسکے والد نے میم صاحبہ کو مارنے کے لئے لاٹھی چلائی۔ پر شکر ہی کہ لاٹھی کو ایک نوکر نے اپنے اوپر لیا۔ مگر کسیقدر لاٹھی کی ضرب میم صاحبہ کو بھی پہنچی۔ لیکن افسوس صرف اسبات کا ہی کہ سوائے بھائی ڈالچند صاحب عیسائی کے جو کہ ملازم پادری صاحب کا ہی۔ اور نیز اُس غیر قوم ملازم نے جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہی میم صاحبہ و مس صاحبہ کو مدد دی علاوہ ان دو کے باقی ملازموں میں سے جو کہ غیر اقوام تھے کچھ امداد نہ کی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔ لیکن ایک عورت عیسائی مسماۃ لیزی ملازم مس جسنے باوجود عورت ہونیکے بھی میم صاحبہ و مس صاحبہ کی امداد کی۔ ہمارے اُن یورپین پادری صاحبان و مس صاحبان کو کہ جو اپنے غیر اقوام ملازموں پر بہ نسبت مسیحی

ملازموں سے زیادہ امداد کا بھروسہ رکھکر دیسی نیٹو مسیحیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں سبق حاصل کرنا چاہیئے اور نیز اسبات کو بھی اپنے دلوں پر نقش کریں کہ کیسا ہی عیسائی کیوں نہو تو بھی غیر اقوام کے ملازموں سے بہتر ہوگا - اس موقعہ پر ۱۸۵۷ء کے غدر کو بھی یاد کریں - کیونکہ تواریخیں اسبات کو بخوبی ظاہر کرتی ہیں کہ قبل ۱۸۵۷ء کے جن محمدی ملازموں کو ہمارے یورپین صاحبان نے بچوں کیطرح پالا تھا - اُسوقت اُنہیں ملازمین نے اُنکے معصوم بچوں اور حاملہ عورتوں کو کس کس بیرحمی سے قتل کیا تھا - سچ ہے - آزمودہ را آزمودن جہل است - افسوس کہ اُس موقعہ بنگلہ پر سوائے ڈالچند و مس جیمس کی آیا کے کسی عیسائی کے موجود نہونے کے باعث امّدتا اپنی ہمشیر غلام بی بی کو شہر میں لے ہی گیا - اول تو غلام بی بی کو اُسنے مولوی صاحب مولوی فقیر محمد صاحب ایڈیٹر و پروپرائٹر سراج المطبع کے چھاپے خانہ میں رکھا اور سخت سست کہکر اور قتل وغیرہ کی دھمکی دیکر محمدّی کلمہ پڑھانا چاہا پر وہ حقیقی مسیح کی بندی تکالیف کو سہکر بجائے مسیح خداوند کے پاک نام کے انکار کے بار بار اقرار ہی کرتی رہی اور محمدّی کلمہ سے مطلق انکار کیا - مگر محمدّی صاحبان اپنی کرتوت سے باز نہ آئے - یہانتک کہ پیر صاحب کی منّت کی مٹھائی جو اُنکی ہمشیرہ میرپور میں مان آئی تھی بانٹ دی - اتنی دیر میں جب مولوی صاحب ممدوح کو خبر ملی کہ جناب مس صاحبہ و دیسی عیسائی اِدھر اُدھر غلام بی بی کو واپس لیجانے اور مداخلت بیجا کے انتظام و تدارک کے لئے دوڑ دھوپ میں لگ رہے ہیں اور چیف پولیس کی جانب سے غلام بی بی کا سراغ لگاکر واپس لینے کے لئے ڈپٹی انسپکٹران اندرونی و بیرونی کو اطلاع دی گئی ہے - اپنے بچاؤ کی خاطر اُسیوقت غلام بی بی کے وارثوں کو کہا کہ بہتر ہے کہ تم لوگ اس لڑکی کو کسی اور جگہہ لیجاؤ - چونکہ پہلے ہی سے ایسی باتوں کے لئے باہم مشورہ ہو چکا تھا - لہذا غلام بی بی مسمی امام الدین

پرسمین ملازم سراج المطبع کے گھر میں پہنچائی گئی - اور بدبا فاسد خیال کہ سراغ نہ لگ سکے باہر سے قفل لگاکر زن و مرد نے اسکو سمجھانا اور انواع دنیاوی و نفسانی طمع دیکر خداوند سے پھیرنے کے لئے کوششیں کیں - مگر کچھ کامیابی حاصل نہ ہوئی - بجواب اُنکی سب باتوں کے غلام بی بی نے مندرجہ ذیل ایک ہی جواب کو کافی سمجھا اور وہ یہہ ہے - مسیح کی محبّت سے مجھے کون جدا کر سکتا ہے - کیا تنگی یا مارپیٹ یا دنیاوی خواہشیں - غرض کوئی دنیاوی چیز مجھکو مسیح سے جدا نہیں کر سکتی - ہاں اگر مجھکو ضرورت ہے تو معافی اور دل کی پاکیزگی کی ہے - کہ جسکا دین محمدّی میں نام بھی نہیں ہے - بلکہ ایسی باتوں کا بیان ہے کہ جو باعث ہلاکت ابدی ہیں باوجود مصیبت در مصیبت میں گرفتار ہونیکے بھی غلام بی بی نے کسی وقت دُعا مانگنا نہ چھوڑا - بلکہ ہر حالت میں دُعا مانگتی رہی - کہ اے میرے خداوند مسیحا تو اسوقت میری مدد فرما - کیونکہ اُسکو یہہ خیال تھا کہ میں تو ایسے کوٹھری میں بند ہوں کہ کسی عیسائی کو میرا پتہ لگنا محال ہے - پر صرف ایک امید اسکو یہہ تھی کہ میری اس دُعا کو مستجاب الدعوات قبول فرماکر مجھکو اس امتحان سے ضرور بچائیگا - اتنے میں بندہ نے ڈپٹی انسپکٹر سیٹی کو معہ سارجن و کنسٹیبلان کے امام الدین کے دروازہ پر جاکھڑا کیا - اور کہا کہ لڑکی اس گھر میں بند ہے تب ڈپٹی انسپکٹر نے اُس لڑکی کو اُس مکان کے مالک کو بلواکر باہر نکلوایا - جونہیں دروازہ کھولا گیا لڑکی نے پکارنا شروع کیا کہ میں عیسائی ہوں عیسائی ہوں - اور جناب مس گیون صاحبہ و مس جیمس صاحبہ و نیز بندہ کو اپنے سامنے دیکھا تو اُسکے چہرے پر رونق آگئی - پر افسوس کہ اُس بیچاری کی زد و کوب اور گھسیٹ گھسوٹ کے باعث بہت بڑی اور قابل رحم حالت ہو رہی تھی - کہ نہ تو اُسنے خاطر خواہ بولا یا بیٹھا یا کھڑا ہوا جاتا تھا بمشکل تمام مس صاحبہ و مس جیمس صاحب نے ڈپٹی انسپکٹر کے سامنے سہارا دیکر بٹھلایا تاکہ ڈپٹی انسپکٹر کے روبرو اپنا اظہار بیان کرے - اُسوقت

سارے حاضرین کے سامنے ڈپٹی انسپکٹر نے کئی قسم کے سوالات اُس سے پوچھے کہ جنکا خلاصہ یہہ ہی ہے کیا تم اپنی مرضی سے عیسائی ہوئی ہو یا کسی نے تمکو کسی قسم کا دھوکہ دیا ہے کہ تم عیسائی ہوئی ہو - صاف صاف بدون کسی قسم کے ڈر اور طرفداری و لحاظ کے بیان کرو غلام بی بی نے جوابدیا کہ مجھکو نہ تو کسی قسم کا طمع اور لالچ دیا گیا اور نہ کسی قسم کی میرے ساتھ دھوکہ بازی کی گئی ہے - بلکہ صاحب من میں تو بفضل خدا خود خواندہ اور جوان بعمر ۱۸ یا ۱۹ سالہ ہوں - اور نیکی بدی کو پہچانتی ہوں - بلکہ مشن ہی میں ملازمت کا کام کرکے اپنی اور اپنے والدین کی پرورش کرتی ہوں - اور علاوہ ازیں میں نے خود مترجم قرآن جوکہ میرے بھائی نے مجھکو لادیا تھا - انجیل کے ساتھ مقابلہ کرکے مسیح خداوند کو قبول کر لیا ہے - بلکہ میں نے بمنّت تمام بپتسمہ پایا ہے - یہہ سنکر حاضرین محمدی اسکے ایمان کی مضبوطی و قائم مزاجی کو دیکھ عش عش کرکے باواز بلند بولے کہ اے محمدیو - کیوں اس کافر مطلق اور مرتد لڑکی کے لئے اتنی کوشش کر رہے ہو حتی کہ جسوقت سے تم لوگ اسکو بنگلہ سے لائے ہو تمنے ہزارہا کوشش کی اور محمدّی تعلیم دی لیکن اُسنے تمہاری ایکبات کی بھی پروا نہیں کی اور نہ اب کریگی - غرضکہ گالی گلوچ نکالنا شروع کیا - پھر اسکے بعد ڈپٹی انسپکٹر صاحب نے حاضرین کے سامنے اُس لڑکی سے یہہ سوال کیا - کیا تم اپنے والدین کے پاس یا مشن میں جانا چاہتی ہو - اُسنے بڑے استقلال سے جواب دیا کہ میں اپنے خداوند کے بندوں کے پاس جانا چاہتی ہوں - حاصل کلام یہہ کہ مس صاحبہ و مس جیمس اور ہم غلام بی بی کو معہ ڈپٹی انسپکٹر و کنسٹیبلان بنگلہ پر لے گئے - اور اُسکے والد اور بھائی و ماموں اور ہمشیرہ کلاں کو ڈپٹی انسپکٹر نے ملکہ معظمہ کیطرف سے لنگن پہنائے پر افسوس ہے کہ مندرجہ بالا آدمی ڈپٹی انسپکٹر کے روبرو بھی بندہ کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہ آئے بلکہ باواز بلند پکار کر کہنے لگے کہ ہم آپ سے خوب سمجھینگے - غرض دوسرے دن پھر

اشخاص کو ڈپٹی انسپکٹر نے جناب سلکاک صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت کے روبرو کیا۔ جہانسے فریقین کے اظہارات سنکر مجرمان کو حسب ذیل سزا دیکر جیل کو روانہ کر دیا۔ والد اور برادر کلان کو تین تین ماہ قید سخت۔ ماموں کو دو ماہ قید سخت ہمشیرہ کلان کو ایک ہفتہ قید عـ۵ روپیہ جرمانہ۔ غلام بی بی مشن کے ہمراہ کی گئی۔ اب مجرمان کے لواحقوں کو (محمدی واہل ہنود نے) اپیل کے لئے آمادہ کیا ہی۔ اگر اس مقدمہ نے طول کھینچا تو یقین ہی کہ جن لوگوں نے خفیہ و علانیہ غلام بی بی کو بجبر محمدی کرنیکے لئے امداد دی ہی۔ اُنکے تدارک کے لئے زیادہ مشن کو کارروائی کرنی پڑیگی۔ نیز اسبات کا بھی اظہار کرتا ہوں۔ کہ اب روز بروز اُن سب کے نام و نشان ملتے جاتے ہیں جو اس شرمناک کارروائی کے بانی اور سرغنہ مددگار رہے ہیں۔ اگر کوئی یہہ سوال کرے کہ پیشتر ان لوگوں کے نام کیوں ظاہر نہیں کئے گئے تو جواب یہہ ہی کہ پیشتر صرف یہی ارادہ تھا کہ چند شریروں کو بطور تنبیہ خفیف سی سزا ملنا بہتر ہوگا۔ تاکہ دانا کے لئے اشارہ کافی ہو۔ مگر چونکہ اُسوقت بباعث کمی وقت اور گھبراہٹ نام بھی یاد نہ آئے تھے۔ اور بعضوں کے ناموں سے علم بھی نہ تھا اور اگر اُسوقت وے روپوش نہ ہوگئے ہوتے۔ تو ہم اُنکی صورتوں سے اُنکو بخوبی پہچان سکتے تھے۔ اب چونکہ دیکھا جاتا ہی کہ وے برابر بظاہر و باطن بدستور سابق اس فساد کو ترقی دینے کے لئے کوشش کر رہے ہیں لہذا مجبوراً اُنکے ساتھ قانونی کارروائی کرنی پڑیگی۔ ہم اسوقت بھی اپنے اُن معزز بھائیوں سے جو اس فساد کے بانی مبانی ہیں۔ از راہ خیرخواہی یہہ التماس کرنا مناسب جانتے ہیں کہ وے اس معاملہ کو ترقی دینا چھوڑ دیں تو بہتر ہو۔ اسپر خاک ڈالدینا چاہیئے۔ کیونکہ سوائے بربادی زر و اوقات کے ایسے ایسے معاملوں کے بڑہنے میں اور کیا حاصل ہو سکتا ہی۔ کیونکہ ہر ایک ذی شعور اسبات کو بخوبی جانتا ہی کہ جرم کا مرتکب ہونا یا ارادہ کرنا مساوی ہی فقط +

راقم حق پرست وارث گنج جہلم

منقولات

عیسویت سے دیسی فرقوں کی کمی

جہلم کے لوکل اخبار نے ایک افسوس ناک واقعہ لکھا ہی جسکا انتخاب یہہ ہی کہ مشن کیجانب سے جن لڑکیوں کو تعلیم دیجاتی ہی ایک چودہ و پندرہ سالہ لڑکی جسکی عنقریب شادی ہونے والی تھی عیسائیوں کی فہمایش سے عیسوی مذہب میں داخل ہوئی۔ ورثا کو جب خبر ہوئی تو وہ مشتعل ہوئے اور لڑکی کو واپس لانیکے لئے مسیحیوں کے مکان پر پہنچے۔ جہاں عیسائی لاٹھیاں لیکر اُنکے گرد ہوئے اور زد و کوب بھی کیا۔ اور اُنکو جرم مداخلت بیجا میں پولیس کے حوالے کرا دیا۔ ورثا لڑکی کو لے آئے تھے۔ مجسٹریٹ نے لڑکی کو عیسائیوں کے حوالے کرایا اور اُسکے باپ اور بھائی کو تین تین ماہ قید اور ماموں کو دو ماہ قید اور ہمشیرہ کو دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی +

سوامی دیانند سرستی اور آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد صاحبان نے اہل ہنود و اہل اسلام کو تبدیل مذہب سے روکنے کے لئے بہت کچھ کوشش کی (ایک نے مسلمانوں کو نیچری دوسرے نے ہندؤں کو آریہ بنانے کے لئے) مگر ملک کیحالت ابھی سدھرنے میں نہیں آتی۔ عیسائیوں کا اس میں کچھ قصور نہیں ہی اور نہ ہم اُنپر کسی قسم کا رنج ظاہر کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہمیں اُنکی نسبت زہریلے الفاظ کہنے مناسب ہی ہیں۔ یہہ سارا قصور ہمارا اپنا ہی۔ کیونکہ ہم اپنی اولاد کو مذہبی تعلیم کی اُن مذہبی ضروریات سے بھی واقف نہیں کرتے جو نہایت ہی ضروری ہیں۔ اور صرف کمی فیس کے لالچ پر اپنی اولاد کو مشنریوں کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ جہاں مروجہ علوم کے ساتھ تعلیم مذہب عیسوی مقدم ہی۔ چونکہ بچوں کی لوح دماغ غیر منقوش اور مصفا ہوتی ہے دوسرے مذاہب کی مذمت اور دین مسیحی کی خوبیاں ترتیب دیکر پادری اور مشنری لوگ بچوں کے بے لوث دماغ پر منقش کر دیتے ہیں۔ اس سے کوئی بھی ناواقف نہیں کہ جو کچھ بچپن میں سیکھا اور سکھلایا جاتا ہی۔ وہ نقش کالحجر ہوجاتا ہی اور نزع کے وقت تک بھی نہیں بھولتا (یہہ تو درست ہی) اُدھر تو وہ حالت ہی اور ادھر یہہ کہ سوائے مذمت آبائی مذہب کی ایک آدھ خوبی سے بچوں کو آگاہ نہیں کیا جاتا (یہہ آپ لوگوں کا قصور ہی اگر اُنکو آگاہ کیا جائے تو ہمارے لئے زیادہ سہولیت ہوگی) ایسے بچے جب کچھ سمجھنے کے قابل ہوجاتے ہیں تو مذہب عیسوی کی خوبیاں انہیں غالب معلوم ہوتی ہیں۔ یہہ فطرتی خاصہ ہی کہ جب انسان سن بلوغ کے قریب پہنچتا ہی تو اپنے یا بیگانے مذہب پر بھی غور کرتا ہی۔ آخر جسکی معلومات کا اُسپر غلبہ ہو طبیعت کا میلان اُسطرف ضرور ہوجاتا ہی۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ مشن میں تعلیم پاکر علی العموم بچوں کا ضمیر اول تو ٹھیک عیسائی ہوگا۔ اگر یہہ نہ ہوگا تو اپنے آبائی مذہب سے کسی حصہ تک ضرور ہی بد اعتقاد ہونگے شاید اس قباحت سے (نعمت کہئے) وہ بچے محفوظ (محروم کہئے) رہیں تو تعجب نہیں۔ جنکے سرپرستوں نے اپنی مذہبی تعلیم کا بھی زور رکھا ہو +

گذشتہ پر افسوس کرکے آئندہ جلد سنبھلنا چاہیئے۔ ورنہ قوم اور مذہب میں تغیر عظیم واقع ہوگا (ضرور ہوگا کچھ ہی کیجئے) جو شروع اور جاری ہی۔ اے ہندوستانی قوم کے دو بڑے بھاری فریق اہل اسلام و اہل ہنود (یہاں آپنے نیچری اور آریوں کو مخاطب کیوں نہیں کیا) اس خاص کیفیت کیجانب ذرا سرسری نگاہ سے ہی آپ دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہی اور تمہاری قوم کو کسقدر نقصان (فائدہ کہئے) پہنچ رہا ہی۔ لودیانہ کا عیسائی اخبار نور افشاں اپنے پرچہ مطبوعہ ۱۱ نومبر میں صرف صوبہ پنجاب کے اُن لوگوں کا ذکر کرتا ہی

جو ۲۴- اکتوبر ۱۸۹۵ء سے قریبًا چار پانچ نومبر تک تخمینًا ایک مہینہ میں نئے عیسائی بنائے گئے - یہہ کل ۵۹ ہیں جنکی تفصیل یہہ ہی کہ ۲- اکتوبر کو جلال آباد میں ایک ۲۶- اکتوبر کو رائےپور میں چھہ - ۲ و ۳ نومبر کو دسوہہ میں پانچ - اسی تاریخ سکھر میں ایک ۴- نومبر کو گنگاپور علاقہ رامپور میں نو ۹- تاریخ نلار و ضلع بریلی کے خاص قصبہ شاہی میں چھبیس ۲۶- اشخاص عیسوی مذہب میں شامل ہوئے +

افسوس ہی کہ جب گھر کے اثاث البیت میں سے ایک کم قیمت (آپکے نزدیک کم قیمت گر ہم انکو بیش قیمت غیرفانی ارواح آدم سمجھتے ہیں) برتن جیسی شے ٹوٹ جاتی ہی تو گھر والے کو افسوس ہوتا ہی اور آئندہ احتیاط کرتے ہیں - کہ پھر دوسرا نہ ٹوٹے لیکن کیسی غضب کی بات ہی کہ ایک آدمی جو اپنا بازو یا لخت جگر یا سرپرست یا معاون یا خادم کھو جائے اور آئندہ دوسرے پر ایسے واقعہ کے روکنے کے بارہ میں احتیاط نہ کیجائے - ایک ہندو یا مسلمان وغیرہ کا اپنے مذہب سے خارج ہوجانا ایک چھوٹی بات نہیں ہی - بلکہ وہ اسکے برابر ہی کہ گھر کے آدمیوں میں سے ایک مرجائے (یہہ سچ ہی دیکھو رومیوں ۶ باب ۱۱-) اور اسکو دفنایا یا جلایا جائے - کیونکہ مردہ یا مذہب سے خارج شدہ اپنے خویش و اقارب و متعلقین اور دوستوں کے ہرگز کارآمد نہیں رہتا (یہہ آپکی سمجھ کے موافق ہی) +

اس موقعہ پر ہمیں مذہبی بحث سے کچھہ سروکار نہیں ہی کیونکہ ہر ایک جانتا ہی کہ سوائے اعمال حسنہ کے نجات کہیں بھی نہیں (اعمال حسنہ سچی ایمان کا پھل ہیں لیکن اُنسے اُمید نجات نہیں صرف مسیح پر ایمان لانا باعث نجات ہی) اور بدعمل شخص خواہ کسی مذہب میں ہی کیوں نہو آخر کو جوتیاں پڑنے سے بھی خلاصی مشکل بلکہ نہیں ہوگی جب یہہ صورت ہی تو تبدیل مذہب سے کچھہ بھی فائدہ نہیں ہی - (یہہ فایدہ ہی کہ مسیح پر ایمان لانیسے آدمی نیک عمل ہوسکتا ہی) +

ضرورت ہمیں اس امر کے عذر کی یہہ ہی کہ کوئی قوم خواہ ہندو ہو یا مسلمان وغیرہ جبتک اُسمیں آدمی یعنے اہل قوم موجود ہیں تبتک وہ قوم ہی - اور جب اہل قوم نہیں تو قوم بھی نہیں جب سے ہندوستان میں مشنریوں نے کوشش شروع کی قریبًا سا کروڑ ہندوستانی کو یہہ اپنے مذہب میں کھینچ لے گئے ہیں - گو یا یوں کہنا چاہیئے کہ ہندوستانیوں میں سے اتنے اشخاص گھٹ گئے - جو دیسی کرسچن ہوجاتا ہی ہم انکو ہندوستانی اس جہت سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ اُنسے علیحدہ ہوگیا (آپ چاہے نہ کہیں وہ تو ہندوستانی ضرور ہی) اور اُسے ہندوستانیوں کے ساتھہ جیسا کہ آجکل مشاہدہ میں آرہا ہی کوئی اُنس و ہمدردی نہیں رہتی (یہہ قابل تسلیم نہیں بلکہ سچے ہندوستانی مسیحی اپنے ہم وطنوں کے ہمدرد اور اُنس رکھنے والے ہیں) حتی کہ وہ ہندوستانی خوراک و پوشاک اور زبان کو بھی پسند نہیں کرتا - (یہہ بھی خلاف تجربہ ہی شاذونادر ایسا بھی ہوگا مگر اچھا نہیں ہی) البتہ وہ اپنی پیدایش سے مجبور ہی کہ وہ ہندوستان میں پیدا ہوا جسکو وہ تبدیل کرنیسے عاجز ہی +

اہل اسلام کی نسبت جماعت اہل ہنود کو مذہب عیسوی نے زیادہ نقصان پہنچایا ہی اور پہنچا رہا ہی کیونکہ اہل اسلام میں سے جو نکل گئے کئی ایک کو مسلمانوں نے واپس لیکر شامل کرلیا - اور بعض اوقات یہہ بھی کیا کہ قدیمی مسیحیوں کو عیسوی مذہب سے کھینچکر اپنے میں ملا یا - لیکن سوامی دیانند جی سے پہلے جسقدر اہل ہنود عیسویت میں گئے - اُنمیں سے ایک بھی واپس نہوا اور ابتک اہل ہنود ایک بھی قدیم عیسائی کو عیسویت سے نکالکر اپنے میں شامل نہیں کرسکے - (ہماری دانست میں آریوں نے بھی ابتک ایسا نہیں کیا) +

ہمیں یاد ہی کہ جب ڈاکٹر لائٹنر صاحب بہادر سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی ولائت جانے کے لئے لاہوریوں سے الوداع ہوئے - تو اُس الوداعی جلسہ میں جو انجمن پنجاب کی جانب سے سکشا سبھاہوں میں منعقد ہوا تھا ڈاکٹر صاحب نے نصیحتًا فرمایا کہ کسی ایک ہندوستانی کو بھی اپنا مذہب تبدیل کرنا نہیں چاہئے (تبدیل مذہب کو منع کرنا ڈاکٹر صاحب کی غلطی ہی) تبدیل لباس مذہب سے تعلق نہیں کیونکہ انکی تبدیلی سے بہ نسبت قدیمی مذہب یا لباس کے نئے میں بلاشبہ بیوقری ہوتی ہی (مذہب کی تبدیل بیوقری کا باعث نہیں اُن کا غلط خیال ہی) اُنہوں نے اپنے مشاہدہ سے ثابت کیا کہ جب دیسی عیسائی یا دیسی غیرعیسائی انگریزی لباس پہنکر معزز انگریزوں کے سامنے جاتے ہیں تو وہ اُنکی صورت کو دیکھکر اپنے دل میں انکی نسبت تضحیک کرتے ہیں - اور بہ نسبت دیسی لباس کے انگریزی لباس کو انکے تن پر حقیر جانتے ہیں اور جو دیسی عیسائی کو کبھی بھی قدیم عیسائی کے برابر نہیں سمجھتے (ہمیدین لوگ برابر نہ سمجھتے ہونگے) بلکہ اسے کرسچن (تو اور کیا کہیں کیا وہ خود کرسچن نہیں ہیں) کے لفظ سے پکارتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس قول کے باور کرانے کیلئے مثال پیش کی - کہ ایک متھرا کا معزز پنڈت پنجاب میں آئے تو اہل اسلام کا ضمیر یہی کہیگا کہ یہہ ایک قدیمی و خاندانی اور ذیعزت پنڈت ہی - لیکن اگر یہی پنڈت مسلمان ہوکر پنجاب میں وارد ہو تو سب مسلمان اُسکو نومسلم کہیں گے اور سب مسلمانوں کا ضمیر اُسکو اُس وقعت کی نظر سے نہیں دیکھیگا (ہاں مسلمانوں کا تو ایسا مزاج ہی اور کیوں نہ ہو) جس حیثیت سے کہ اُسکو صورت اول میں دیکھتے - (تب بت پرست کافر اُسکو جانتے) اور اہل ہنود جس حقارت سے کہ اسکو نومسلم کیحالت میں دیکھینگے اُسکی تفصیل ظاہر ہی - گو یا قدامت کی حرمت و وقعت دونوں طرف سے جاتی رہی +

ڈاکٹر صاحب کی یہہ نصیحت نہائت مدلل اور بجا ہی - (ڈاکٹر صاحب کوئی نبی نہ تھے آپ کے نزدیک ہوں تو معلوم نہیں) لیکن ہم تبدیل لباس کی نسبت یہہ پسندیدہ سمجھتے ہیں کہ لباس میں سے جو چیز کہ بہ نسبت دیسی پیرایہ کے آرام و آسائش اور حیا میں فوقیت رکھتی ہو اسکے اختیار کرنے میں کوئی بھی بُرائی نہیں ہی - (درست ہی) +

بہرحال اس آرٹیکل کو ختم کرتے ہوئے یہہ فقرہ لکھنا ضروری

ہے کہ اگر اہل اسلام و اہل ہنود کہ اپنے اپنے فریق کو نقصان سے بچانا ہے تو اپنی اولاد کو مروّجہ علوم کے ساتھ مذہبی تعلیم بھی دیں (اگر ایسا ہو تو بہت بہتر ہوگا ہمکو دقّت نہ ہوگی اور انکی اولاد آپ نفع و ضرر کو دیکھکر حق کو قبول کریگی) و جہانتک ہو سکے بچوں کو مشنریوں کی دست بُرد سے بچائیں (یہہ آپ کی دست رس سے باہر ہے) اور پبلک سکولوں کو وسعت دینے میں بڑھکر کوشش کریں۔ اور ہندوستانی قوم کی اول ترقی (ترقی تو خیر صلاح) ورنہ بحالی کو بطور اصول کے ہر وقت مدّ نظر رکھیں +

مُختلف واقعات

لنڈن میں ہر سال پندرہ سولہ ہزار لڑکے گم ہو جاتے ہیں اور اُن میں سے فیصدی ۹۸ لڑکوں کو پولیس اُنکے والدین کے حوالہ کر دیتی ہے +

گلاسگو یونیورسٹی میں فساد ہوا۔ طلبا نے ڈگریوں کے عطا ہونے سے خارج ہونیکی مخالفت کی۔ پرنسپل اور پروفیسر سے مضحکہ کیا اور دروازوں کے شیشے توڑ دیئے۔ اور پروفیسر کو جو اندر تھے پانی کی بالٹیوں سے بھگو دیا +

معلوم ہوا کہ امین پاشا اور مسٹر سٹنلی نے متواتر لڑائیوں میں مہدی کے مقلدوں کو شکست دی اور اُنکا ٹہراجھنڈا چھین لیا ہے۔ امین پاشا نے دو مصری افسر سٹیشنوں کی کمانڈ پر تعینات کئے ہیں +

موضع ٹکڑی علاقہ وزیر گنج ضلع بدایوں کے رتن سنگھ نامی رئیس و زمیندار اپنے ہاں رام لیلا بنوانے میں سو۔ دو سو روپیہ ہر سال صرف کرتے تھے ۱۷۔ اکتوبر کی شب کو اپنے بھانجے کنور لالکھن سنگھ کے ساتھ اپنے مکان میں سو رہے تھے جس میں ایک مٹکا بارود کا اور کچھ آتشبازی کے گولے رام لیلا سے بچے بچائے رکھے تھے۔ اور مکان کے آگے ایک سائبان تھا۔ رات کے ۱ بجے اُس سائبان میں آگ لگ کر مکان کے اندر پہنچی اور بارود کے مٹکے میں جا لگی۔ یہہ بیچارے خواب غفلت میں سو رہے تھے۔ جب بارود اور گولوں نے زور دکھایا تو اُنکی آنکھ کُھلی بھاگنا چاہا مگر آگ کی تیزی سے کچھ پیش نگئی رتن سنگھ تو وہیں جلکر خاک ہوگئے اور کنور لالکھن سنگھ تین پہر جی کر قضا کر گئے +

ہندوستان میں عیسائی یونیورسٹی قائم کرنیکی تجویزیں پیش کی گئی ہیں اسمیں علاوہ دیگر علوم کے انجیل کا امتحان لازمی طور پر لیا جائیگا ہر ایک ڈگری کے امتحان میں انجیلی مضمون لازمی ہوگا۔ یونیورسٹی مذہبی ڈگریاں بھی عطا کریگی تخمینہ کرتے ہیں کہ ۵۰ ہزار عیسائی اُمیدوار ہر سال اسکے امتحانوں میں شامل ہونگے اسکے متعلق ۹۹۔ آرٹس کالج قائم ہونگے ۲۶۰ فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہونگے اور باقی دیگر فرقہ ہا کی مشنری تعلیم کو تقویت ہوگی۔ اسکا سرمایہ بالفعل چھہ لاکھ روپیہ کافی ہوگا۔ جو زیادہ تر ولایت میں جمع کیا جاویگا + تاجر

یوریشین اور انگلو انڈین ایسوسی ایشن تجویز کرتا ہے کہ ایک رزولیوشن جلد تر ایک جلسہ میں پاس کرے جسمیں کانگرس اور اُسکے طریقوں پر اظہار نفرت اور ناپسندیدگی کا ہو +

جہلم میں ایک پولیس کنسٹیبل اس جرم میں ماخوذ ہوا ہے کہ اُسنے ایک آدمی باشندہ موضع ٹور کو اسقدر مارا کہ وہ بعد چندے مر گیا لاش برائے معائنہ ڈاکٹر جہلم میں لائی گئی نتیجہ تاحال معلوم نہیں ہوا +

تھوڑا عرصہ ہوا کہ دریائے اٹک میں ایک کشتی جسمیں ایک برات کے لوگ سوار تھے ڈوب گئی برات والے غرق ہوگئے مگر ایک دو برس کا لڑکا خدا کی قدرت سے اسطرح بچ گیا کہ جب وہ پانی میں بہتا چلا جاتا تھا ایک تختہ جو لوگوں نے ڈوبتے ہوئے آدمیوں کے سہارا لینے کی غرض سے چھوڑا تھا اُس بچے کے برابر پہنچ گیا اور دریا کی موج نے اُس بچہ کو اوچھال کر اُس تختہ پر ڈالدیا۔ اور تختہ بہتا ہوا کنارہ پر جا لگا جہاں سے آدمیوں نے اُس بچہ کو اُٹھا لیا +

ناگپٹن میں کوئی ہندو راستہ میں وعظ کر رہا تھا اسوقت کمتی فوج کی دو یورپین عورتیں اُس راستہ سے گذریں وعظ کے اثر سے جوش میں آکے چالیس پچاس ہندوؤں نے اُنپر حملہ کیا اور بیچاریوں کو ذلیل کیا اس جرم کی علت میں مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات دس ہندوؤں کو چھہ چھہ مہینے کی قید کی سزا دی۔ جو اپیل ہائیکورٹ میں بھی بحال رہی +

مارہرہ میں چند روز سے ایک بزرگ صورت بغدادی شیشہ گروں کی مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اور ایک نوجوان مُرید اُنکے ساتھ تھا سب لوگ اُنکو بزرگ صورت نیک سیرت جانتے تھے اتفاقاً ایک شخص اُنکے دھوکھے میں آگیا اور دو چند ہو جانیکے لئے اڑھائی تین ہزار کا سرمایہ اُنکو دیدیا وہ بزرگ شخص مع اپنے مرید کے لیکر چلتے بنے +

آسٹریا کی ایک لیڈی صاحبہ بغرض شکار وارد ہند ہوئی ہیں۔ مختلف ملکوں میں کئی شیر بندوق سے مار چکی ہیں +

ایک مشہور محاسب ڈاکٹر اے ہینگل صاحب نے حساب لگایا ہے کہ گذشتہ تیس برس میں جو مختلف جنگ ہوئے اُنمیں ۲۲ لاکھ ۳۵ ہزار آدمی قتل ہوئے +

نصیر آباد راجپوتانہ سے فوج انگریزی تبدیل ہوکر نیمچ کو جاتی تھی ایک گورا پہرا دیتے دیتے بندوق سر تلے رکھکر سو گیا کہ یکایک بندوق چلی اور گولی گورے کے مُنہہ میں سے ہوکر کان میں کو نکل گئی اَور گورے بندوق کی آواز سُنکر آئے اور اُسکو بیہوش پاکر اُٹھا کر ہسپتال نصیر آباد کو لے گئے +

لامیان اسٹیشن علاقہ اودہ پور میواڑ مسافر لوگ قریب سٹیشن کے بیٹھے ہوئے تماکو پی رہے تھے ایک بھیل اُنکے پاس آبیٹھا اور جب موقعہ دیکھا اور سب کو غافل پایا تو جو جو قیمتی اسباب کی گٹھری تھی اُٹھا کر بھاگا۔ چونکہ اندھیرا ہو گیا تھا ہر چند آدمی اُسکے پیچھے دوڑے مگر کسیکے ہاتھ نہ آیا ایک شخص ناکردہ گناہ پکڑا گیا دیکھئے کیا ہوتا ہے +

صوبہ مدراس کے مسلمانوں نے ۲۸ ہزار روپیہ مقدمہ خلاف ہنود کے لئے جمع کیا ہے مقدمہ وہی ہے جو محرم کے متعلق ہوا تھا +

مسس لینگڑی نے اپنے ایک اشتہار کے جواب میں جو انہوں نے ایک زنانہ ڈریسر کے لئے دیا تھا ایک چٹھی پائی جسمیں بھیجنے والی نے لکھا ہے کہ میں نے ڈریسر کا کام تو کبھی نہیں کیا لیکن ایک کمپنی میں اکٹرس (تماشا کرنیوالی) رہ چکی ہوں۔ کمپنی ناکام رہی اور اگر آپ مجھکو رکھیں تو آپ بھی ناکام رہینگی۔ میری عمر تین سو دو برس کی ہے۔ واقعی یہ لیڈی بڑی تجربہ کار ہوگی +

لاہور زنانہ مشن ترقی پر ہے۔ چھ سو زنانہ طالبعلم زیر تعلیم ہیں امسال ایک وریج زنانہ مشن قائم ہوگا جمیں تعلیم یافتہ عیسائی لڑکیاں متعلقہ دو محمدی بستیوں میں مقرر ہونگی +

امرتسر کٹرہ باگھ سنگھ والا میں دیوا سنگھ لوہار نے اپنے برادرزادہ ندھان سنگھ کے قتل کا ارتکاب کیا۔ اور گنڈاسے کے تین چار ایسے زخم کاری لگائے کہ جنسے وہ نیم جان ہوکر گر پڑا ایک سکھ لوہار کو جو اسکو گرفتار کرنا چاہتا تھا تین زخم لگائے منشی رامچند محرر میونسپل کمیٹی نے جو بازار سے گذر رہا تھا بڑی بہادری سے دیوا سنگھ کو گرفتار کر لیا مجروحین فوراً ہسپتال پہنچائے گئے جنکے بچنے کی اُمید موہوم ہے ملزم زیر حراست ہے +

جیسلمیر میں ایک برہمن کی عورت بدچلن تھی ایک روز اسکی ساس نے روٹیوں میں زہر ملاکر بہو کو دیا کہ کام تمام ہو جائے مگر اتفاقیہ اُس روز عورت نے وہ روٹیاں نہ کھائیں اور ایک مسلمان عورت کو دیدیں جنکے کھانیسے وہ بیچاری معہ اپنے خاوند اور تین بچوں کے مرگئی اب مقدمہ زیر تحقیقات ہے +

تھانہ علی نگر کے علاقہ کے ایک گانوں میں چند بدمعاشوں نے ایک لوہار کے مکان میں نقب لگانا شروع کیا لوہار کی آنکھ کھل گئی اُسنے تمام لڑکے بالوں کو چپکے چپکے جگا یا اور نقب کے وا ہونیکا منتظر خاموش بیٹھا رہا جب نقب کا مُنہہ وا ہوا اور ایک جوان چور ۳۰ سالہ نے اپنے پاؤں نقب میں داخل کئے تو لوہار نے لپک کر دونوں پاؤں پکڑ لئے اور تمام بچے اور عورتیں بھی آکر لپٹ گئیں اور کھینچنا شروع کیا چور چلانے لگا تو اُسکے ہمراہی دونو شانے اور سر پکڑ کر زور سے باہر کو کھینچنے لگے چور کی جان عذاب میں پھنس گئی قصہ کوتاہ یہہ ہوا کہ اسی کھینچا تانی میں وہ مرگیا۔ جب ہمراہیوں نے یہہ دیکھا تو لاش کو چھوڑ کر بھاگ گئے صبح کو تھانہ میں اطلاع ہو کر لاش ڈاکٹر صاحب کے پاس بھیجی گئی +

قرآن کا ترجمہ اُردو نظم میں چھپتا ہے۔ سیقول پارہ بھی تیار ہے۔ شعرا کو مبارک ہو +

بنارس کے محلہ بشیر گنج میں غلہ کی منڈی میں آگ لگی پولیس کے آنیسے پہلے لوٹ ہوگئی +

علی گڈہ کالج کا جھگڑا ختم ہوگیا سب اسپر متفق الرائے ہیں کہ مسٹر محمود سکرٹری بنائے جاویں +

اخبارات کی قدر۔ امریکہ میں اخبار نیویارک ٹیمز کے دس لاکھ پرچے سے زیادہ شایع ہوتے ہیں۔ وہاں سخت جُرم کی سزا یہہ ہے کہ مجرم کو اخبار دیکھنے کے لئے نہ دیا جائے۔ ایک یورپین سیاح لکھتا ہے کہ مینے جیل میں ایک معزز قیدی کو زار زار روتے دیکھا سبب پوچھا تو کہا تین دن سے میرا اخبار بند کر دیا گیا ہے اور مجھے دیکھنے کو نہیں دیا جاتا جُرم یہہ تھا کہ اُسنے کوئی خلاف مضمون لکھا تھا۔ (نورافشاں) اے ہندوستان کے آزاد منش اور آزادی پسند نوجوانو امریکہ کے قیدیوں سے ہی سبق سیکھو اور لائق قدر اخبارات کی قدر کرو + پنجاب

شہنشاہ جرمن کی خاطر داری میں انگلستان جو کچھہ مبالغہ دکھاتا اُسے شایان تھا۔ وہ ننہال۔ یہہ نواسے مگر کہتے ہیں کہ بایں ہمہ شہنشاہ جرمن کی جو کچھہ مدارات و تکریم اور مہمانی میں تعظیم حضرت سلطان روم نے دکھائی کسی بھی دوسری سلطنت کی مہربانی سے اُسے کچھہ نسبت نہیں رہی خدا اس اتفاق کو برکت اور استحکام بخشے اور پھر ان دونوں کو ہماری گورنمنٹ کی صحبت صادق +

مختلف ملکوں اور شہروں کی خبریں

شاہ ایران نے روسی سوداگروں کو ۵ برس تک ایران میں ریل بنانے کی اجازت اور اجارہ دیا ہے +

امیر بخارا کے فرزند تکمیل تعلیم کے لئے دارالسلطنت روس کو گئے +

شاہ جاپان اپنے نئے محل میں جو سوا کروڑ روپیہ کے صرف سے بنایا اور یورپین طرز و سامان سے آراستہ کیا گیا ہے داخل ہوئے +

سلطان روم نے سفارش خاص کے ہاتھ تمغہ امتیاز شاہ جاپان کو بھیجا +

شاہ ایران ۷۵ برس کی عمر میں ہیں اور چالیس برس سے سلطنت کرتے ہیں +

پرنس آف ویلز ۱۸۔ نومبر کو معہ پرنس جارج لنڈن میں بخیریت واپس پہنچے +

برازیل کی افواج نے بغاوت کی اور بادشاہ یورپ کیطرف بھاگ گیا جمہوری سلطنت قائم ہوگئی +

روس کے ولیعہد کی شادی شہنشاہ جرمن کی ہمشیرہ سے بکمال دھوم دھام سے طے ہوئی +

لارڈ ڈفرن سفارش اٹلی پر روم کو روانہ ہوئے +

چین میں عظیم الشان ریلوے کی تیاری شروع ہوئی ہے +

فارس میں ہیضہ ترقی پر ہے اور مشرق کیطرف پھیلتا جاتا ہے +

آکسفورڈ میں جاکر ایک بنگالی بابو نے ایک انگریزی اخبار جاری کیا ہے جسکا نام انڈین اپیل رکھا ہے +

پشاور سے کابل تک ریلوے بڑھانیکی تجویز پختہ ہوتی جاتی ہے +

ضلع لاہور میں ایک جاٹ دو خون کرکے بھاگ گیا +

امرتسر میں مؤلف گرنتھی غریبا اور بھارت سدھار پر نالش کرنیکو چندہ ہو رہا ہے +

کلکتہ میں بذریعہ بندوقوں کے کتے بکثرت مارے جاتے ہیں +

یہہ تسلیم کیا گیا کہ سررشتہ پولیس میں رشوت کا بازار سب سے زیادہ گرم ہے +

یہہ بیان کیا گیا ہے کہ دہلی کے کارخانہ واٹر ورکس کو پرنس وکٹر اپنے ہاتھ سے کھولینگے +

کلکتہ میں حضور وایسرائے ۱۰ ماہ دسمبر کو دربار لیوی منعقد فرمائینگے +

مہاراجہ دھولپور کو گھوڑے سے گرنیمیں ضرب شدید لگی ڈاکٹری اعانت آگرہ سے طلب کی ہے +

تانتیا بھیل کو جبلپور میں پھانسی دینے کے لئے ۴ دسمبر مقرر تھی +

سری نگر کشمیر میں دو مشنری لیڈیاں زنانہ ہسپتال قائم کرنیکے لئے آئی ہیں +

آریہ پتر کا شاکی ہے کہ پنڈت گوری شنکر آریوں کو عیسائی کہتے ہیں ۔ پنڈت موصوف بڑی غلطی پر ہیں ۔ آریہ ابھی اس نام کے لائق نہیں ہیں +

شہنشاہ چین باوجود تخت نشین ہوجانے کے ابتک ۹ گھنٹہ تعلیم پاتے ہیں +

تار کی خبریں

قاہرہ ۔ ۲۶ نومبر ۔ سر اولن بیرنگ اور کرنل وڈہوس وادی خلفا میں پہنچے ۔ جہاں باشندوں نے تپاک کے ساتھ استقبال کیا ۔ تمام لوگ دریا کے کنارہ پر صف بستہ کھڑے تھے ۔ اور صاحبان مذکور کے گذرنے پر خوشی کے نعرے مارے +

پونہ ۲۶ نومبر بمقام ڈیسا سے کرنل ایلڈ کمانڈنگ افسر رسالہ نمبر اوّل بمبئی کی ہلاکت ہونے کی خبر پہنچی ہے جنکو ایک سوار نے گولی سے مار ڈالا ۔ اسکی کیفیت یہہ ہے ۔ کہ گذشتہ پیر کو ایک سوار پاگل ہوگیا ۔ پہلے اسنے رسالدار میجر اور وردی میجر کا کام تمام کیا ۔ پھر کرنل صاحب کے بنگلہ کیطرف دوڑا ۔ جہاں انکو گولی سے ایسا مجروح کیا کہ وہ دوسرے دن صبح کو جان بحق تسلیم ہوگئے +

کرنل مذکور نے سنہ ۱۸۸۰-۷۹ء میں جنگ افغانستان کیو قعہ برگیڈ میجر اور ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کے عہدہ کی خدمات کو سر انجام دیا ۔ اور پھر قندھار کی چڑھائی میں جنرل فیری کی فوج کے ساتھ گئے جسکے صلہ میں انکو صرف تمغہ ہی عطا نہ ہوا بلکہ مراسلتوں میں انکی بہت تعریف کی گئی پھر سنہ ۱۸۸۴ء میں درہ رداب کی مہم میں اور سنہ ۱۸۸۶ء میں برہما کو گئے جہاں آپ زخمی بھی ہوئے پس جس افسر نے ایسے ایسے کار نمایاں کئے ہوں اسکا اسطرح پر ہلاک ہونا کیسے رنج کا باعث ہے +

بپتسمہ کی خبریں

بمقام بلند شہر ۳۰ ۔ اکتوبر بدست پادری ظہور الحق صاحب دو نوجوان شخصوں کو بپتسمہ ملا +

فتح گنج ۱۷ ۔ نومبر بدست پادری اے سالومن دو آدمیوں کو بپتسمہ ملا +

اس سال میں جنوری سے تاریخ امروزہ تک فتح گنج کے کل سرکٹ میں ۲۷۷ ۔ اشخاص نے مسیح یسوع کو قبول کرکے بپتسمہ لیا +

۱۰ نومبر ۱۸۸۹ء بمقام ٹبالہ گنج ایک برہمن کو بدست پادری وایئٹ برجٹ صاحب بپتسمہ ملا اسکا مفصل حال آئندہ پرچہ میں لکھینگے +

تاریخ بالا میں گنگا کے میلہ پر پادری سی لیوک صاحب نے ایک آدمی کو اور میرٹھ میں دو شخصوں کو بپتسمہ دیا +

اطلاع سنہ ۱۸۸۹ء کے اخیر مہینے کا یہہ پہلا پرچہ ہے ۔ لہذا ناظرین وخریداران نور افشاں سے درخواست کیجاتی ہے ۔ کہ جن صاحبوں کے نام قیمت اخبار بابت سنہ ۱۸۸۹ء باقی ہے سال تمام ہونے تک براہ مہربانی جلد بھیجدیں تاکہ حساب کی صفائی ہوکر یکم جنوری سے نیا رجسٹر ترتیب دیا جائے +

لہذا تجویز ہوئی کہ بموجب مضمون بالا کارروائی ہوا کرے ؞

نمبر ۸ - رپورٹ میونسپل سکرٹری بحوالہ رزولیوشن نمبر ۵ - مورخہ ۲۷ - اگست ۱۸۸۹ء مشعر اسکے کہ ولاور علی شاہ ٹھیکہ دار نے انکاری ہو البتہ اگر کمیٹی اس ظرف کو جو تکمیل بیعنامہ میں عاید ہوا اپنے ذمہ لیوے تو محصول دینے پر آمادہ ہے - تجویز ہوئی کہ کمیٹی میونسپل فنڈ کے خرچ کی تکمیل بیعنامہ سید ولاور علی سے کرائی جاوے - نمبر ۹ - کاغذات خرچ روپیہ بوجہ ضروری دیا گیا اور اب برای منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے ؞

بابت کفن دفن مردمان لاوارث -	[illegible]
بابت خرید ٹکٹ رسید و ڈاک -	[illegible]
مصارف خرید سامان مدرسہ جات -	[illegible]
محنتانہ نوبت رائے وکیل بمقدمہ اپی سینگنج بنام میونسپل کمیٹی	[illegible]
بابت مرمت مکان ہیضہ گھر -	[illegible]
اُجرت جلد بندی پانچ کتب لائبریری -	[illegible]
بابت تیاری پانچ پرتلہ چپراس چونگی -	[illegible]
بابت قیمت لالٹین ناکہ -	[illegible]
قیمت رجسٹر ڈاک ہی دار و غہ صفائی -	۱۰/۶/م
قیمت سامان مدرسہ ویٹ گنج -	[illegible]
قیمت چیتہ واسطے رکھ ایک ٹٹ ماہی -	[illegible]
فیناہل مصارف رکھ ایک ٹٹ -	[illegible]
قیمت ادویہ واسطے شفاخانہ - وحکم جناب صاحب پریزیڈنٹ کہ خریدا ادویہ بلامنظوری کمیٹی نکری جاوے -	[illegible]

تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ مندرجہ رزولیوشن ہذا منظور کئے جاویں اور ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں لکھا جاوے کہ آئندہ قبل از حصول منظوری کمیٹی ادویہ خرید نہ کیا کریں - نمبر ۱۰ سرکلر نمبر ۴۴۵ - مورخہ ۱۷ - جون ۱۸۸۹ء نسبت معافی محصول چاہ - تجویز ہوئی کہ یہہ معاملہ سب کمیٹی فنانشل کے سپرد ہو کہ وہ کاغذات متعلقہ پر غور کرکے اپنی رائے ظاہر کریں - نمبر ۱۱ کاغذ چالان ماما نسبت نہ لکھانے فوتیدگی - تجویز ہوئی کہ اب فوتیدگی علیا درج رجسٹر موت کری جاوے مسمی ماما کو معرفت ممبر صاحب حلقہ تنبیہ کریجاوے کہ آئندہ ایسی غفلت نہ کرے - نمبر ۱۲ - کاغذات پہلو چنگر مشعر نہ لینے پرچہ ناکہ بازار وہ غلین محصول چنگی - تجویز ہوئی کہ مقدمہ بصیغہ فوجداری سپرد کیا جاوے - نمبر ۱۳ - کاغذات دائر کرنے مقدمات بصیغہ فوجداری حسب دفعہ ۱۵۶ - ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۸۴ء -

نام ملزم	موقع	زیر دفعہ
آسارام	متصل کوٹھی لالہ منسارام ساہوکار	۱۳۹ و ۱۱۳
گوکل سود	محلہ سوداں	۱۱۰
بیر بہان	بازار تالاب	۱۳۹
مالی کھتری	گرجا گھر	۱۳۹ و ۱۱۳

تجویز ہوئی کہ سوائے مسمی بیر بہان کے اور مقدمات بصیغہ فوجداری سپرد کریجاویں - نمبر ۱۴ - کاغذات ایذادہی محصول جو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے یہاں سے واپس آئے - اطلاع ہوئی تا آنے جواب تنقیحات سائلان کے زیر تجویز رہیں - نمبر ۱۵ - روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مشعر اسکے کہ گھوڑے لاغر اور کمزور گاڑی ہائے شکرم میں جوتتے ہیں اسکا انتظام کمیٹی سے بموجب قواعد ہونا چاہئے معہ کاغذات متعلقہ - تجویز ہوئی کہ سپرد سب کمیٹی صفائی ہو کہ مسودہ قواعد مرتبہ کرکے پیش کرے - نمبر ۱۶ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کہ طلباء مدرسہ کو جو ورزش میں اچھے ہونگے انعام دیا جائیگا - اس بارہ میں جو کمیٹی چندہ دے سکے تحریر کرے - تجویز ہوئی کہ ۵ روپیہ چندہ دئے جاویں جواب روبکار کا لکھا جاوے - نمبر ۱۷ روبکار میونسپل کمیٹی لودیانہ بحوالہ چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نمبر ۱۸۱۸ - مورخہ ۲۳ - اگست ۱۸۸۹ء مشعر اسکے کہ محکمہ تعمیرات میں بالو نامل اوورسیر کی ضرورت نہیں - اطلاع ہوئی داخل دفتر ہو - نمبر ۱۸ - یہہ امر پیش ہوا کہ صاحب ہیڈ ماسٹر بہادر فرماتے ہیں بجائے دوشنبہ کے اگر کوئی اور دن کمیٹی کے لئے مقرر کیا جاوے تب شریک جلسہ ہوتا رہونگا - تجویز ہوئی کہ آئندہ کو کمیٹی بروز منگل ہوا کرے - نمبر ۱۹ سرکلر گورنمنٹ ۲۳۳۲/۲۷۵۴ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۸۸۹ء نسبت تعمیر سرائے ہا - تجویز ہوئی کہ روبکار ہذا کا مضمون مشتہر کیا جاوے اور تعمیر سب کمیٹی کے سپرد ہو - وہ اپنی رائے اس معاملہ میں پیش کرے - نمبر ۲۰ - انڈنٹ ادویہ انگریزی برائے شفاخانہ بابت خرچ سنہ ۱۸۹۰ء کے پیش ہو ڈاکٹر صاحب زبانی فرماتے ہیں الٰعہ مہ شائد خرچ ہوگا - تجویز ہوئی کہ انڈنٹ منظور کیا جاوے صاحب پریزیڈنٹ دستخط کرکے واپس کریں - نمبر ۲۱ - سوال پانا خرادی درخواست اسکے کہ بموجب دفعہ ۱۷۲ - ایکٹ ۱۳ سنہ ۱۸۸۴ء بقایا روپیہ ٹھیکہ یکہ خانہ سیر ے سے معرفت تحصیلدار صاحب لودیانہ وصول ہونا نہیں چاہئے دفعہ ۱۷۲ تعلق وصول محصول وغیرہ سے ہی معہ حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دریں دریافت کہ زر بقایا ذمگی ٹھیکہ دار زیر دفعہ مذکور آسکتا ہی یا نہیں - تجویز ہوئی کہ یہہ سوال صاحب پریزیڈنٹ نے سپرد رائے بڑو دا صاحب واپس پریزیڈنٹ کیا ہی واسطے تحریر جواب کے سونپا ہو

اشتہار

۱۹ دسمبر ۸۹ء

چھوٹے ٹھیکیداران کو اطلاع دیجاتی ہو کہ کام کھدائی سرسہ برانچ ڈویزن نہر جمن غربی کا شروع ہوگیا ہو - اور نرخ اچھا دیا جاویگا - چونکہ چھوٹے ٹھیکیداران کی معہ انکی مزدوران کے ضرورت ہو - اسلئے یہہ اشتہار دیا جاتا ہو کہ اگر کسی شخص کو ٹھیکہ لینا منظور ہو تو مقام کرنال خدمت میں صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویزن نہر جمن غربی کے حاضر ہوکر درخواست کرے ؞

دستخط

صاحب اگزکٹو انجنیر بہادر سرسہ برانچ ڈویزن نہر جمن غربی
مقام کرنال

اشتہار با جلاس بابو بھانا مل صاحب منصف درجہ دویم ضلع لودیانہ

اودھو رام وغیرہ کھتری ساکن لودیانہ مدعی - بنام نتھو ولد پیر بخش موچی ساکن لودیانہ مدعا علیہ

دعویٰ

مالیہ

۱۲؍

بنام نتھو ولد پیر بخش موچی ساکن لودیانہ محلہ وکھیلی گنج

مدعا علیہ نالش کی خبر سنکر روپوش رہتا ہی اسلئے اشتہار دیا جاتا ہی کہ ۹ - دسمبر ۱۸۸۹ء کو حاضر ہو جاوے ورنہ اُسکی نسبت کارروائی یکطرفہ شروع کیجاویگی -

۲۱ نومبر ۱۸۸۹ء

اشتہار

اطلاع ضروری

جو صاحب مبشر انجیل کیواسطے میرے پاس درخواستیں بھیجتے ہیں - اُنکو معلوم ہونا چاہیے - کہ جو شخص نور افشاں کا خریدار نہیں اُسکو کسی حالت میں سوائے وصول قیمت کے پیشگی مبشر انجیل نہیں مل سکتا - نور افشاں کے خریداروں کے ساتھ ہم ہر طرح کی رعائت کر سکتے ہیں - مگر غیروں کے ساتھ نہیں - نور افشاں خرید و اور مبشر انجیل لو - ایسے شخص بغیر قیمت کے درخواست نہ بھیجیں +

المشتہر

واعظ - اسسٹنٹ ایڈیٹر مبشر انجیل

مخمس من تصنیف منشی رحمت مسیح صاحب متخلص واعظ بر غزل حضرت سفیر مندرجہ نور افشاں نمبر ۴۷

گنہ ہم سے ہوئے کیسے ہوئی ہمسے خطا کیسی -
بری حالت ہماری اور بری تھی ہر ادا کیسی
علاج اسکا نہ تھا کوئی شفا ہوتی دوا کیسی
دوائے خونِ عیسیٰ حق نے کی ہمکو عطا کیسی
تپِ عصیاں سے حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی
نہ تیرے بھید ای خالق کسی فطرت سے حل ہوتے
نہ روح القدس کے اسرار بھی مدرک سے حل ہوتے
نہ اسرار کفارہ بھی کسی حضرت سے حل ہوتے
نہ معنے ذاتِ مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت سے ظاہر ہوگئی شانِ خدا کیسی
گناہوں سے تو ہو جا پاک یہہ اکسیر اعظم ہی
تو کر سفر ورد لکو چاک یہہ اکسیر اعظم ہی
بنا دولت تو بر افلاک یہہ اکسیر اعظم ہی
درِ عیسےٰ پہ ہو جا خاک یہہ اکسیر اعظم ہی -
نہیں ڈھونڈتا پھر تا عبث ہی کیمیا کیسی
نہ در میرا کوئی تھا اور نہ گھر تھا باغ عالم میں
بھٹکتا میں پڑا پھر تا کدھر تھا باغ عالم میں
میرا آہ و فغاں سب بے اثر تھا باغ عالم میں
میرا نخل تمنا بے ثمر تھا باغ عالم میں
سُموم یاس نے دن رات کی مجھپر جفا کیسی
یہاں دنیا میں آنیسے تیرے دل خوش ہوا اپنا
الٰہی رحم سے تیرے ہوا کیسا بھلا اپنا
مسیحا باغباں ہی تو بڑا ہی خوش ادا اپنا
نسیم لطف سے تیرے گل مقصد کھلا اپنا
تجھی سے بادری ہی شاخ نخل مدعا اپنا
تیرے ایمان میں قائم رہیں بس زندگی بہر
تجھی میں سب ہمارے دن کٹیں بس زندگی بہر
تیری روح مبارک میں بسیں بس زندگی بہر
محبت میں تیری ہم مر مٹیں بس زندگی بہر
کسے کہتے ہیں جینا موت کیا ہی او قضا کیسی
مسیحا نے بنایا گھر میرا افلاک کے اُوپر
بھلا پھر ایسے منجی کو میں واعظ چھوڑ دوں کیونکر
میرا گھر بار سارا ہی فدا جی جان سے تجھپر
سفیر اب کیوں نہ ہو سو جان سے قربان تجھپر
کہ جسنے تیری خاطر کی ہی اپنی جان فدا کیسی

لودیانہ

آج میلہ روشنی ہی - روشنی نہیں بلکہ اندھیر - بعض جاہل لوگ دیہاتی اس میلہ پر فحش گلتے اور مستورات کو تنگ کرتے ہیں - کیوں پولیس اسکا انتظام نہیں کرتی - ہم اس میلہ کی مفصل کیفیت ہفتہ آئیندہ میں لکھینگے -

شمع کے نیچے اندھیرا - جناب منشی کرم بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر کا بھائی مسمی نبی بخش بعلت چندہ فروشی بحکم جناب جوتی پرشاد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ڈیڑھ سال قید اور ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا +

پادری سی - بی - نیوٹن صاحب ڈی ڈی نے امریکہ سے واپس تشریف لانیکے بعد پہلا وعظ ہندوستانی گرجا میں ۲۴ نومبر شام کے چار بجے کیا - اُنکی سند کی آئت امثال کی کتاب ۳ باب ۵ - آئت تھی جسکا مضمون یہہ ہی کہ "اپنے سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنی سمجھ پر تکیہ مت کر" ایک نووارد شخص کا جو گرجا میں حاضر تھا بیان ہی کہ میں نے اس سے پہلے کسی ولایتی پادری صاحب کو اسقدر فصاحت اور طبیعت پر مضمون کی آمد کے ساتھ سلیس اُردو زبان میں وعظ کرتے نہیں سُنا - کیونکہ آمد اور آورد میں بڑا فرق ہوتا ہی - سامعین موثر معلوم ہوتے تھے +

خوشخبری بہہ امر فیصل ہوگیا ہی کہ مبشر انجیل مسیحی و غیر مسیحی خریداران نور افشاں کو مفت دیا جائیگا - علیحدہ خریدنیوالوں کو فی کاپی ۲ - ۰ ر معہ محصولڈاک پیشگی دینے پر ملیگا +